

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (الْقُرْآن)

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ قُلُوبَ الْاُمَّةِ مُوَدَّاً لِّرَادَتِهِ فَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ شَاءَ
(امام حسن عسکری علیہ السلام)

اِرَادَةُ الرَّبِّ فِيْ مَقَادِيْرٍ اَمُوْرَةٍ تَهْبِطُ الْيُكُمُ وَتَقْدِرُ مِنْ بِيُوْتِكُمْ
(امام جعفر صادق علیہ السلام)

مُحَلِّ مَشِيَّتِ اِيَزْدِي

اَوْ
اِرَادَةِ خُداوندی کا نفاذ

تالیف منیف

سکر حجت الاسلام علامہ آغا السید محمد الجوسنی الموسوی المشہدی مدظلہ العالی

دار التبلیغ للجمعۃ

پوسٹ بکس نمبر ۳۲ چکوال ضلع جہلم پاکستان



موقع الأوحد

Awhad.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وما تشاءون الا ان يشاء الله (القرآن)

ان الله جعل قلوب الامة موردا لارادته فاذا شاء الله شأوا
(امام حسن عسکری علیہ السلام)

ارادة الرب في مقادير اموره تهبط اليكم وتصدر من بيوتكم
(امام جعفر صادق علیہ السلام)

مَحَلُّ مَشِيَّتِ اِيَزْدِي

اَوْ
ارَادَةُ خُداوندی کا نفاذ

تالیف منیف

سکر حجة الاسلام علامہ آغا السید محمد الجبوري الحسن الموسوي المشعري مدظلہ العالی

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر ۳۲ چکوال ضلع جہلم پاکستان

کافة الحقوق محفوظة للمؤلف

عمل مشیت ایزدی اور ارادہ خداوندی کا نفاذ
حجۃ الاسلام علامہ آغا الیہ محمد الیٰ الحسن الموسویٰ المشہدی مدظلہ
ایک ہزار

اول

عارف

ٹی ایس پرنٹرز راولپنڈی
دار التبلیغ البعصریہ

پوسٹ بکس ۳۲ چکوال ضلع جہلم پاکستان

رسالہ شریفیہ

تالیف

تعداد

طبع

کتابت

مطبع

ناشر

ہمارا مشن

حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مناقب نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ و مقامات معنویہ کی نشر و اشاعت، فتنہ تقصیر کا سد باب اور عقائد حق کی حفاظت ہے۔

دار التبلیغ الجعفری

آپ ہیں کا ادارہ ہے اس سے ہر قسم کا تعاون کرنا
آپ کا ایمان فریضہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الاصلاء الى

رئيس الحملة والدين صدر الفقهاء والمجتهدين
سلطات الحكماء والتكلمين آية الله العظمى
الامام المصلح الميرزا حسن الخائري الاحقاقي
ادام الله ظله العافى

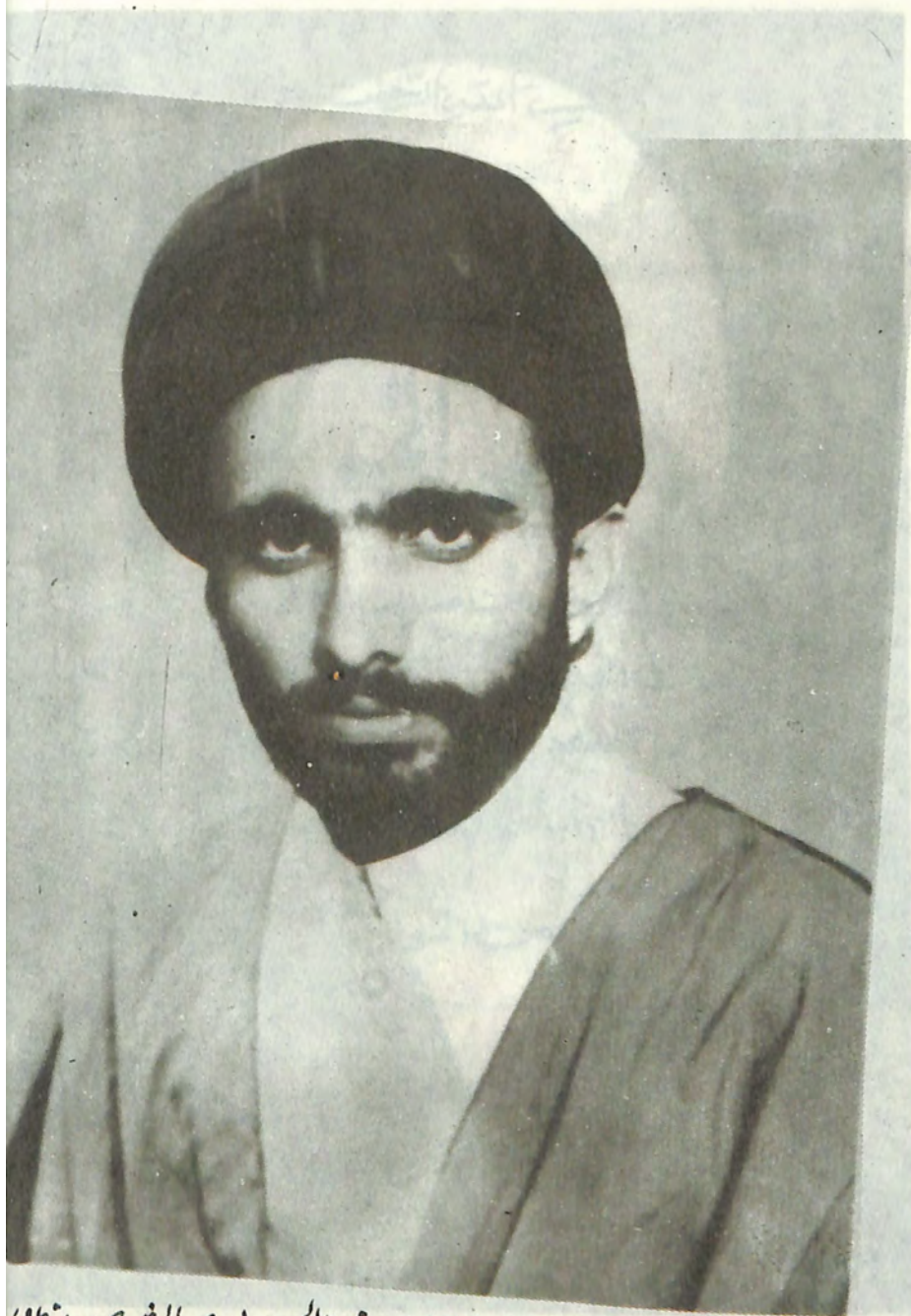
من المؤلف

الشيخ الميرزا الحسن الموسوي المشير

(د)



— حجۃ علیقدر آیت اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی مدظلہ العالی



مرکز حجت الاسلام علامہ آغا ابید محمد ابوالحسن الموسوی الشہیدی مدظلہ

السلام على محال مشيئة الله

دعا

اللَّهُمَّ مِنْكَ الْبَدْءُ وَلَكَ الْمَشِيَّةُ وَلَكَ الْحَوْلُ
 وَلَكَ الْقُوَّةُ وَأَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 جَعَلْتَ قُلُوبَ أَوْلِيَاكَ مَسْكَنًا لِمَشِيَّتِكَ وَمَكْنَأً
 لِأَرَادَتِكَ وَجَعَلْتَ عَقُولَهُمْ مَنَاصِبَ أَوَامِرِكَ وَ
 تَوَاهِيكَ فَأَنْتَ إِذَا شِئْتَ مَا تَشَاءُ حَرَكْتَ مِنْ أَسْرَاهِمُ
 كَوَامِنَ مَا أَبْطَنْتَ فِيهِمْ وَأَبْدَأْتَ مِنْ أَرَادَتِكَ عَلَى
 أَلْسِنَتِهِمْ مَا أَفْهَمْتَهُمْ بِهِ عَنْكَ فِي عَقُولِهِمْ وَعَقُولِ
 تَدْعُوكَ وَتَدْعُوا إِلَيْكَ بِحَقِّ الْقِيَمَةِ مِنْهُمْ

(الكتاب السمين جلد اول ص ۲۲۶ مطبوعه ايراني)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى
امالجد

پیش گفتار

حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات معنویہ میں ایک مقام یہ بھی ہے کہ یہ نفوس قدسیہ محل مشیت انردی و مہبط ارادہ خداوندی ہیں خداوند عالم کا مقدرات امور کے متعلق ارادہ ان کے قلوب مبارکہ پر وارد ہو کر ان سے صادر ہوتا ہے چونکہ امر الہی کا اجر ان سے ہوتا ہے لہذا یہ ذوات قدسیہ باذن اللہ مدبر کائنات و متصرف فی العوالم ہیں اس موضوع پر ہمارا ایک مضمون ”محل مشیت انردی اور ارادہ خداوندی کا نفاذ“ ہفت روزہ شہاب ثاقب پشاور سے بالاقساط شائع ہو کر مومنین متبعین و علماء عارنین سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

اس کی اشاعت کے بعد احباب نے جہاں اس کی اشاعت کو وقت کا تقاضا کیا وہیں ہماری توجہ کتابت کی بعض غلطیوں کی طرف مبذول کرائی ہم ان سب حضرات کی توجہ فرمائی کے سپاس گزار ہیں مضمون کی افادیت اور احباب کے مسلسل اصرار کے پیش نظر اس کی دوبارہ اشاعت کی جا رہی ہے چنانچہ اب نظر ثانی اور اضافات مفیدہ کے ساتھ یہ مضمون رسالہ کی شکل میں

مومنین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ اشاعت اغلاط سے مبرا ہوتا ہم اگر کوئی فرد گزاشت باقی ہوتا ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں

اور خصوصی طور پر جناب السید فیض الحسن عابدی الہدائی دام اقبالہ کے ممنون ہیں کہ ان کی خصوصی توجہ اور مساعی جلیلہ سے دار التبلیغ المجہضیہ اپنی علمی تحقیقی نشریات کو تیزی سے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ خداوند کریم بطیفیل حضرت حجۃ العصر ارواحنا فداہ اہل بیت ائمہ خیر عطا فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

بندہ درگاہ مرقضوی

السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دارالشرعیات چکوال

یکم ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا وولانا
محمد وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم و
غاصبي حقوقهم وناصبي شيعتهم ومنكرى نضالهم من المجن
والانس من الاولين والآخرين الى يوم الدين
امجد

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

سورة مبارک الدھر آیت ۳۰

یعنی اے محمد و آلِ علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ تو وہی چاہتے جو خداوند عالم
چاہتا ہے۔

وارثان قرآن کے ارشادات

عن ابی الحسن الثالث علیہ السلام انه قال ان الله
جعل قلوب الامّة موداً لا رادته فاذا شاء الله شيئاً
شاؤاً وهو قول الله عز وجل وما تشاؤون الا ان يشاء الله
ملاحظہ فرمایک۔

تفسیر صراط الافوار ص ۲۷ مطبوعہ ایران۔ الکتاب
المبین جلد اول ص ۲۷ مطبوعہ ایران بحار الافوار جلد ۱
ص ۳۷۲ مطبوعہ ایران نصرۃ المومنین ص ۲۷ مطبوعہ ایران

حضرت امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے قلوب ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ارادہ کا مؤرد و فرو دگاہ بنایا اس کا ارادہ ان ذوات قدسیہ کے قلوب نورانیہ مبارکہ پر وارد ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو یہ بھی چاہتے ہیں اور یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَصَاتُ شَاؤُنِ الْاِذَا نِشَاءُ اللّٰهِ یعنی اے محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ وہی چاہتے ہیں جو خداوند عالم چاہتا ہے ۔

حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے ارشاد فرمایا

قلوبنا اوعیۃ لمشیۃ اللہ فاذا شاء اللہ شاء اللہ ینقول وصا
نشاؤن الا ان یشاء اللہ ملاحظہ فرمائیے ۔

تفسیر بے نظیر مرآۃ الانوار ص ۶ مطبوعہ ایرات ۔

الکتاب البین جلد اول ص ۲۴ مطبوعہ ایرات

بحار الانوار جلد ۳ ص ۳۴ مطبوعہ ایرات

کفایۃ الموحّدین جلد اول ص ۲۳۹ مطبوعہ ایرات

کامل بن ابراہیم سے مروی ہے کہ وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ابھی سلام و آداب کر کے بیٹھے ہی تھے کہ حضرت بقیتہ اللہ الاعظم ارواحہ تشریف لائے اور آتے ہی اُن کا (کامل بن ابراہیم)

کا نام لے کر مخاطب کر کے فرمایا اے کامل بن ابراہیم تو خدا کے ولی اور محبت کے پاس مفوضہ کے اعتقادات کے متعلق دریافت کرنے آیا ہے پس سن لے کہ وہ جو ہمارے بارے میں اعتقادات و نظریات رکھتے ہیں وہ اس میں جھوٹے ہیں بلکہ ہمارے قلوب تو مشیتِ خداوندی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اے محمد و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ تو بس وہی چاہتے ہیں جو خداوند عالم چاہتا ہے۔

جو خداوند کریم چاہتا ہے وہ اہلبیت چاہتے ہیں

جو اہلبیت چاہتے ہیں وہ خداوند عالم چاہتا ہے

حضرت سرالہدٰی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

نَحْنُ إِذَا شَاءَ اللَّهُ وَإِذَا كَرِهْنَا كَرِهَ اللَّهُ الْوَيْلُ كُلَّ الْوَيْلِ
مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَنَا وَخَصَمَ عَمَلَنَا وَمَا عَطَانَا اللَّهُ رَبَّنَا الْآنَ مَنْ
أَنْكَرَ شَيْئًا مِمَّا عَطَانَا اللَّهُ فَقَدْ أَنْكَرَ قُدْرَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
مُشِيَّةَ فِينَا

ملاحظہ فرمائیے

صحیفۃ الابرار جلد اول ص ۸۸ مطبوعہ کویت چاب نو

الکتاب المبین جلد اول ص ۱۵۶ مطبوعہ امیرات

بحار الانوار جلد ۳۶۹ مطبوعہ ایرات

طوالح الانوار ۱۲۴ مطبوعہ ایرات

شرح زیارت جامعہ جلد ۲۵۶ مطبوعہ ایرات چاپ نو

شرح حدیث معرفتہ بالنورانیہ ۲۲۸ مطبوعہ ایرات

جب ہم چاہتے ہیں تو خدا بھی چاہتا ہے جب ہم کسی کو ناپسند کرتے ہیں تو خدا بھی ناپسند کرتا ہے پس ویل ہے اور دوزخ و عذاب ہے اس شخص کے لئے اور کامل ویل ہے اس کے لئے جو ہمارے فضائل و خصائص کا انکار کرے جو خداوند کریم نے ہمیں عطا فرمائے ہیں جو شخص اس کا انکار کرے جو خداوند قدیر نے ہمیں عطا فرمائے تو اس نے قدرت الہی اور مشیت ایزدی کا انکار کیا جو خداوند قدیر نے ہمیں عطا فرمائے تو اس نے قدرت الہی اور مشیت ایزدی کا انکار کیا و مشیتہ فینا اس مشیت باری تعالیٰ کا جو خداوند عالم نے ہم میں رکھی ہے ۔

مکان مشیت ایزدی

حضرت حجۃ اللہ علی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

و یجعل قلبہ مکات مشیتہ

ملاحظہ فرمائیے

بحار الانوار جلد ۳۶۷ مطبوعہ ایرات

مشارق انوار الیقین ۱۱۵ مطبوعہ لبنان

صحفۃ الابرار جلد اول ص ۱۵۷ مطبوعہ کویت

الکتاب المبین جلد اول ص ۲۳۲ مطبوعہ ایران

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۱۱۵ مطبوعہ بیروت لبنان
خداوند کریم نے قلب ائمہ صدیقی کو اپنی مشیت کا محل بنایا ہے ۔

قلب ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم الجبار محل مشیت الہی ہے مشیت ایزدی
کا ظہور میں سے ہوتا ہے اس لئے فرماتے ہیں ۔

نحن محالّ مشیت اللہ

ملاحظہ فرمائیے

شرح زیارت جامعہ جلد چہارم ص ۱۸۱ مطبوعہ ایران چاپ نو
ہم مشیت ایزدی کے محل ہیں و مشیت باری کا اجراء انفاذ
ہم سے ہی ہوتا ہے ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

عن ابی جعفر علیہ السلام انه قال یا جابر علیک بالبیان
والعافی قال فقلت وما البیان والعافی فقال علیہ السلام
اما البیان فهو ان تعرف اللہ سبحانہ لیس کمثلہ شیئ مقتبہ
ولا تشرب بہ شیئاً واما العافی فنحن معانیہ ونحن جنبہ
ویدہ ولسانہ وامرہ وحکمہ وکلمۃ وعلمہ وحقہ واذا
شئنا شاء اللہ ویرید اللہ ما نریدہ ونحن انشائی الی اعطاها

اللہ بنیاد تخت وجہ اللہ الذی ینقلب فی الارض بین اظہرکم
 فمن عرفنا فامامہ الیقین ومن جعلنا فامامہ سنجین
 ولو شئنا خرقنا الارض وصعدنا السماء وات الینا ایاب هذا
 المخلق ثم ان علینا حسا بهم

ملاحظہ فرمائیے:

صحیفۃ الابواب جلد اول ص ۱۶ مطبوعہ کویت چاپ نو

طوابع الانوار ص ۱ مطبوعہ ایران

الکتاب المبین جلد اول ص ۲۲۱ مطبوعہ ایران

مشارق انوار الیقین ص ۱۸ مطبوعہ بیروت لبنان

شرح زیارت جامعہ کبیری جلد چہارم ص ۱۸۱ مطبوعہ ایران چاپ نو

حضرت امام باقر باقر العلوم الاولین والاخرین صلوٰۃ اللہ علیہ السلام نے

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ اے جابر تم بیان اور

معافی معرفت حاصل کرو جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مولا میرے مال باب

آپ پر فدا ہوں بیان اور معافی سے مراد کیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا

اصالہ البیات بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو پہچان لے کہ اس کے مثل

کوئی نہیں پس اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

اما المعانی اور معانی کیا ہے؟ فحک معانیہ ہم اہلبیت علیہم السلام
 اس کے معانی ہیں اس کے پہلو اور اس کے ہاتھ اس کی زبان اور اس کا امر ہے
 لاکم میں اور ہم ہی اس کا علم اور اس کا حق ہیں جب ہم چاہتے ہیں خدا بھی
 چاہتا ہے اور ہم جو ارادہ کرتے ہیں خدا بھی وہی ارادہ کرتا ہے
 پس ہم ہی وہ ثانی ہیں جو خدا نے اپنے نبی کو عطا فرمائے
 وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (حجرات)
 اور ہم ہی وہ وجہ اللہ ہیں جو زمین پر تہارے درمیان تصرف کرتے ہیں
 (مگر دش دیتے ہیں) جس نے ہماری معرفت کی وہ یقین کی منزل میں آگیا جس
 نے ہم سے جہالت کی (معرفت نہ کی) وہ سمجھیں (ظلمات) میں داخل ہو گیا
 قصر ضلالت میں گرا اور جہالت کی موت مر گیا اگر ہم چاہیں تو زمین کو شق
 کر دیں اور آسمان پر صعود کر جائیں بہ تحقیق اس مخلوق کی بازگشت ہماری ہی
 طرف ہے اور ہم ہی ان کے محاسب ہیں

توضیح المرام

مذکورہ بالا حدیث شریف میں وارد فقرہ ”وَإِذَا شَاءَ شَاءَ اللَّهُ“
 ویرید اللہ ما نریدہ “ یعنی جب ہم چاہتے ہیں تو خدا بھی چاہتا ہے
 اور ہم جب ارادہ کرتے ہیں تو خدا بھی ارادہ کرتا ہے یہ فقرہ بعض
 طبعیوں پر گمراہ گذرے لہذا عرض ہے کہ وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ
 یہ نفوس نورانیہ تو چاہتے ہی وہی ہیں جو خداوند کریم چاہتا ہے اور ما ینطق

عن الجوهري ان هو الاوحى جوحي سے اس کی تاکید و تشیید ہوتی ہے
 لهذا اذا شئنا شاء الله ويريد الله ما نريدہ یعنی جب ہم چاہتے
 تو خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں خداوند عالم بھی ارادہ
 کرتا ہے یہاں ان نفوس نورانیہ کے مقامات معنویہ کی طرف اشارہ ہے چونکہ یہ
 ذوات مطہرہ و جمیع ممکنات سے مافوق اور مکان و زمان پر محیط ہیں اور خداوند قدوس
 شان کے نزدیک جواں کی منزلت و تقرب ہے اس مقام کو یا وہ جانتا ہے یا
 یہ اور کسی کی مجال نہیں اس لئے تو فرماتے ہیں۔

ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل
 ہمارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے حالات ہیں جن کی تاب نہ کسی ملک
 مقرب کو ہے نہ نبی مرسل کو

مذہب حقہ کی ضروریات

سبحان قائد الشورى الاسلاميه، ربيت الله العظمى المجاهد الكبير
 الامام السيد روح الله الموسوي الحنيني اطال الله عمره الشريف
 ارشاد فرماتے ہیں۔

وان من ضروریات مذهبنا ان لا نمتنا مقاما لا يبلغه
 ملك مقرب ولا نبي مرسل وبموجب ما لدينا من الروایات
 وللحادیث فان الرسول الاعظم صلى الله عليه وآله والاُمّة
 عليهم السّلام كانوا قبل هذا العالم اقوالا نجلهم الله بعرشه محدثين،

وَجَعَلَ لَهُمْ مِنَ الْمُنْزِلَةِ وَالزَّلَافِي صَالَا بَعْلَهُ، اَلَا اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ
جِبْرِئِيلُ كَمَا وَدَعْنِي رَوَايَاتِ الْمَعْرَاجِ حُودُودُوتِ اَنْمَلَتَا
لَا حَتُوْقَتِ وَقَدْ وَدَعْنَهُمْ اَنْ لَّنَا مَعَ اللّٰهِ حَالَاتٌ لَا يَسْبَعُهَا
مَلَكٌ وَمَقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مَّرْسَلٌ اَلْح

ملاحظہ فرمائیے

الحكومة الاسلامیة ص ۵۷ مطبوعہ تہران ابرار
اور یہ عقیدہ ہمارے مذہب کی ضرورت میں سے ہے کہ ہمارے آئمہ کو ایک
ایسا مقام حاصل ہے جس تک کسی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو رسائی حاصل
نہیں اور ہمارے پاس جو روایات و احادیث موجود ہیں ان کے بموجب
آنحضرت رسول اللہ الاعظم اور آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام اس عالم
سے قبل انوار تھے جہنیں خداوند عالم نے اپنے عرش سے کو گھیرانے والا
قرار دیا تھا اور ان کو وہ منزلت اور تقرب عطا فرمایا جسے وہ خود ہی جانتا ہے

۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں خَلَقَكُمْ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ يَعْزِشُهُمْ
مُخَدِّقِيْنَ زِيَارَتِ جَامِعِ كَبِيْرٍ مَّفَاتِيْحُ الْجَنّٰتِ خَدّٰوْنِدِّ مَتَعَالٰی نے آپ کو انوار خلق
فرمایا اپنے عرش کو گھیرنے والا قرار دیا یہ ذوات قدسہ عرش کو محیط ہیں اس
لئے فرمایا بِكُلِّ شَيْءٍ اَحْصِيْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مَّبِيْنٍ ہم نے ہر شے کا احصاء
امام مبین میں کر دیا وہ محیط کائنات ہیں گوئی چیز ان کے تصرف سے
باہر تھیں منہ ۱۲ موسوی

جیسا کہ روایات معراج میں وارد ہے کہ کہ جبریل نے بھی یہ کہہ دیا کہ اگر میں اس مقام سے ایک انگشت بھی آگے بڑھ جاؤں گا تو جل جاؤں گا اور ان ذواتِ مقدسہ سے منقول ہے کہ ہمارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے حالات ہیں جن کی تاب نہ کسی ملک مقرب کو ہے نہ بنی مرسل کو۔

مقامات معنویہ

سُورَاتِ آیتِ اللہ العظمیٰ الامام السید روح اللہ الموسویٰ الحنبلی دام بقاۃ ارشاد فرماتے ہیں -

از ضروریات مذہب ما است کہ کسی بہ مقامات معنوی ائمہ نمیرسید ملک مقرب و بنی مرسل اصولاً رسول اکرمؐ و ائمہ طہیق روایاتی کہ داریم قبل از این عالم انواری بودہ اند در علل عرش و در نطفہ و طہیت از بقیہ مردم استیاز داشتہ اند و مقاماتی دارند الی ماشاء اللہ چنانکہ در روایات معراج جبریل عرض میکند ”لودنوت ائجلہ لاحتوقتہ“ ہر گاہ کمی نزدیک تر میشیم سوختہ بودم با این فرمائش کہ ”اذا دعا مع اللہ حالات کا یسہ ملک مقرب و لای بنی مرسل ما با خدا حالاتی داریم کہ نہ فرشتہ مقرب انرا میتواند داشتہ باشد و نہ پیامبری مرسل ملاحظہ فرمائی۔

ولایت فقیہ ص ۸۵ مطبوعہ قم مقدسہ ایوان

اور یہ ہمارے ضروریات مذہب میں داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ ہدیٰ

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقامات معنویہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا چاہے وہ ملک مقرب ہو یا بنی مرسل ہی کیوں نہ ہو ہماری احادیث کے مطابق یہ ذوات مقدسہ سایہ عرش میں نور تھے۔

اور انعقاد نطفہ و طینت میں تمام انواع بشر سے امتیاز رکھتے ہیں۔

یعنی اہلیت علیہم السلام خلقت میں مافوق المخلوق ہیں، اور اسے مقامات رکھتے ہیں جنہیں اللہ ہی جانتا ہے چنانچہ روایات بات معراج میں وارد ہے کہ جبرئیل امین نے عرض کی اگر میں یہاں سے ایک انگشت بھی تجاوز کروں تو جل جاؤں گا۔

اگر ایک مرموئے برتر پریم فروغ تجلّیٰ بیوز و پریم
یا ان کا یہ فرمانا کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے
حالات میں جنہیں نہ کوئی ملک مقرب برداشت کر سکتا ہے نہ بنی مرسل

واقعہ معراج اور مقامات معنویہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ معراج پر مجسم اعلیٰ تشریف لے گئے
تو ایک وہ مقام بھی آیا کہ جہاں جبرئیل امین جیسے مقرب بارگاہ ایزدی
نے بھی کہہ دیا کہ

كُوْدُخُوْتُ اَنْعَلَةُ لَاحْتَرَقَتْ

الكتاب البین جلد اول ص ۱۷ مطبوعہ ایرواٹ

اگر انگشت بھر بھی آگے جاؤں تو جل جاؤں گا
 جہاں پر فرشتوں کے پر جل رہے تھے
 وہ نعلین پہنے وہاں چل رہے تھے
 یہ مقام سدرۃ المنتہی تھا جو کہ شہنائے ترقی عالم امکان ہے
 مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کہیں آگے قرب خداوندی میں اس
 درجہ پر پہنچے جسے مقام قاب قوسین سے تعبیر کرتے ہیں۔
 ثُمَّ كُنَّا فَتَدُلُّنِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سُوْرَةَ بَارِكَةِ الْحَمْدِ ۝۹
 چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مقام قاب قوسین تک پہنچے جو شہنائے
 امکان ذاتی اور مقام اتصال قوس امکانی وقوس وجوبی ہے یہی مقام برزخ
 البرازخ ہے جہاں وجوب و امکان مساوی ہو جاتے ہیں اور صاحب مقام
 خلافت الیہ کا تاجدار اور ولایت مطلقہ کا مالک و مختار اور متصرف
 فی الرکائسات و مدبر العوالم ہوتا ہے

صَرِيحُ الْبَحْوِيَّتِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرَزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ

سورۃ مبارکہ الرحمن ایت ۱۹

بحر امکان و بحر وجوب کے درمیان ہی نفوس نور یہ برزخ کبریٰ اور
 حجاب اللہ الاعظم اور ثل اعلیٰ ہیں اور یہی معنی ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
 اَوْ اَدْنٰی کا جہاں قوس امکانیہ وقوس وجوبیہ کا اتصال ہے
 ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
 خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

سرکار شیخ الاسلام علامہ الشیخ عبد العالی الرومی الطبرانی طاب ثراہ
ارشاد فرماتے ہیں ۔

دنی فتدنی فکان قاب قوسین او ادنی ، یعنی وہ مطلق
خود خزانہ برقیہ عوالم امکانیہ مبدأ الانوار السید
المختار اس قدر واجب الوجود کے قریب پہنچا کر کمان امکان و کمان
وجوب کے آپس میں ملنے سے ایک دائرہ کی شکل نمایاں ہوئی اور دونوں
امکانوں اور وجوب کے وتروں کے مابین جو ایک موہومی فاصلہ متقا وہ بھی
معدوم ہو گیا اور واجب بالغیر کے درجہ پر فائز ہوا ۔
من تو شدم تو من شدمی من تن شدم تو جان شدمی
تا کس نہ گویند بعد ازین من دیگرم تو دیگرمی
ملاحظہ فرمائیں ۔

مواعظ حسنہ ص ۳۱۸ مطبوعہ لاہور

یہ مقام مصیبت تجلیات سرمدیہ دیاب فیوضات ابدیہ
اور مقام رجوع الوصف الی الوصف ودوام الملك بالملك اور
مقام اتحاد الظاہر والمظہر والظہور والشاہد والشہود
والشہود ہے حضرت محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام خداوند عالم جل
ثناء کے قرب وصل میں اس مرتبہ رفیعہ اور مقام محمود پر فائز ہیں
جہاں کسی مخلوق کی رسائی نہیں ۔

لنا مع الله حالات لا يحملها ملك مقرب ولا نبي مرسل ولا
 مومن انتحن الله قلبه للايمان
 مشنهنشی که نیست در جهانیاں مثال وی
 مثال ایزدی بود بدون شک جمال وی
 کمال او کمال حق ، کمال حق کمال وی
 نمیتوان نظر کنی الا تو بر جمال وی
 ز چشم پر غبار خود تو پاک کن غبار

مقام وحدت

حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیه الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد

مقامات معنویہ اور مرتبہ وحدت الہی کے متعلق فرمایا
 لنا مع الله حالات هو فيها نحن هو فيها الا انه هو هو
 ونحن نحن
 ملاحظہ فرمائیے ۔

شرح زیارت جامعہ کبیرہ جلد دوم ص ۱۹۶ مطبوعہ ایران چاپ نو
 دوا مع الحسینہ ص ۲۵۳ مطبوعہ کربلا معلیٰ چاپ قدیم
 صحیفۃ الابراہ جلد دوم ص ۸۶ مطبوعہ کویت چاپ نو
 پرواز در ملکوت جلد اول ص ۲۲ مطبوعہ ایران

ہمارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے حالات ہیں کہ ”ہم“ وہ ”ہوتے
ہیں اور ” وہ ” ہم ہوتا ہے مگر اس کے باوجود ” وہ ” وہی ہے
اور ” ہم ” ہی ہم ہی ہیں ۔

سرکار صد العلماء آیت اللہ کرمانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

زین سبب گفت آن امام ذوالعلا کہ مرا باشد ابا حق مالہا
اوست ماء ماہم اوہنم او گرچہ نخن نخن جہراً صوہو
گفت ہر کس چشمش از من نور یافت
بافت حق را گرچہ سوی من شتافت

حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشرفیہ کا فرمان واجب الزمان

لا فرق بینک و بینہما الا انہم عبادک و خلقتک

دعا مبارکہ رجبیہ

مفاتیح الجنات ص ۱۳۲ مطبوعہ بیروت لبنان

”یا اللہ“ ان نفوس قدسیہ کے اور تیرے درمیان کوئی فرق نہیں
مگر یہ فرق ضرور ہے کہ یہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں ۔

اِنَّ لِلّٰهِ شَرَابًا اَوَّلِيَّاهُمْ اِذَا شَرَبُوا سَكَرُوا وَاِذَا سَكَرُوا
طَرَبُوا وَاِذَا طَرَبُوا طَبُّوْا وَاِذَا طَبُّوْا طَبُّوْا وَاِذَا طَبُّوْا
وَجَدُوا وَاِذَا وَجَدُوا وَجَدُوا وَاِذَا وَجَدُوا وَجَدُوا وَاِذَا وَجَدُوا
لَا اَفْرَقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ حَبِيْبِهِمْ

بہ تحقیق کہ اللہ کے پاس اُس کے اولیاء کے لئے ایک شراب ہے جب وہ اسے پیتے ہیں سکر میں آتے ہیں جب سکر میں آتے ہیں ان میں کیفیتِ طرب پیدا ہوتی ہے اور جب وہ مطروب ہوتے ہیں طائب یعنی منزہ ہو جاتے ہیں اور جب منزہ ہوتے تو گچھل جاتے ہیں۔
یعنی فنا ہو جاتے ہیں) جب وہ فنا ہو جاتے ہیں تو طلب کرتے ہیں اور جب اس کو طلب کرتے ہیں تو پالیتے ہیں جب اُسے پالیتے ہیں تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور جب اس سے قریب ہوتے ہیں تو اس سے متصل ہو جاتے ہیں اور جب اس سے متصل ہو جاتے ہیں تو ان کے اور ان کے حبیب کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔
ملاحظہ فرمائیں۔

ہج الاسرار جلد اول ص ۵۷ مطبوعہ کراچی

کلمات مکتونہ ص ۷

بحر المعارف ص ۳۲۷

حضرات محمد وال محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ولایت مطلقہ کلّیہ کے مالک
اسم اللہ امر اللہ اور مشیت اللہ ہیں بلکہ فنا فی اللہ بقا باللہ اور ہمہ تن
اللہ ہیں اور اسی تقرب الہی کی بدولت صفات بشری کی بجائے ان میں صفات
حقّ جلّوہ مگر ہیں ۔

کمالِ او کمالِ حق ، کمالِ حق کمالِ وی
نمی توان نظر کنی الا تو بر جمالِ وی

مقام فنا فی اللہ وبقا باللہ

حدیث قدسی

ان عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
أُحِبَّہ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهِ بَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهِ
وَلِسَانَہُ الَّذِی ینْطَقُ بِهِ . وَیَدَہُ الَّتِی یمْشِ بِہَا وَرِجْلَہُ
الَّتِی یمْشِ بِہَا وَدَعَانِی أُحِبَّہُ وَان سَأَلْتِی أُعْطِیْتِہُ
ملاحظہ فرمائیے

الألوار الغمانیہ جلد سوم ص ۱۷۱ مطبوعہ تبریز ایران چاپ تو
الکتاب البین جلد اول ص ۲۶۶ مطبوعہ کرمات ایران
دوام الحسنیہ ص ۳۷ مطبوعہ کربلا معلی چاپ قدیم

جب میرا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے ۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ الْمَقَرَّاتِ
جب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ (المحدث) کا مصداق ہو جاتا ہے تو پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ اٹھاتا ہے (چھوٹا ہے) اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں دیتا ہوں ۔

یہ مقام توحید حقیقی ہے اور یہی منزل مقام فنا فی اللہ بقایا اللہ بلکہ ہم تن اللہ اور محو و سکر اور وجود و عدم ہے یہی خن ہو و دھونجن کی منزل ہے ۔ اس مقام پر آنکھ عین اللہ چہرہ و جہہ اللہ زبان لسان اللہ کان اذن اللہ ہاتھ ید اللہ دل قلب اللہ ، روح اللہ ، نفس نفس اللہ صفات صفات اللہ اور ذات ذات اللہ ہوتی ہے ۔ اس وقت ان نفوس نوریہ کے خوارق عادت افعال دیکھ بعض شک میں پڑھ جاتے ہیں کہیں یہ خدا تو نہیں اس وقت توحید کو پہچانے کے لئے یہ کہہ اٹھتے ہیں

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰی اِلَیَّ - نَزَّلُوْنَا عَنْ الرُّجُوْبِ تَا وَارْضَوْعَا
حظوظ البشریہ (المحدث)

۱۰ طوابع الاخوار مسک مطبوعہ تہران ایران

مشارق انوار الیقین ص ۶۹ مطبوعہ بہرائت لبنان

ہیں منزلِ توحید سے نیچے رکھو اور لوازماتِ بشری سے بلند رکھو پھر
جوچا ہو کہہ دو ہمارے مقام تک تمہاری رسانی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضرت ہر اللہ فی العالمین امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

انا الذی کا یقع علیہ اسم ولا صفة ظاہری امامۃ و

باطنی غیب لا یدربک

ملاحظہ فرمائیے

شرح زیارت جامعہ کبیرہ جلد دوم ۱۹۲ء مطبوعہ ایران

چاپ نو

میں وہ ہوں جس پر نہ اسم کا اطلاق ہے نہ کتاب ہے نہ صفت

کا میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن ہی نہیں۔

وَاتُ الشَّهِ عَلِيَا

حضرت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الانواعان

جناب کبیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے نفس الہیہ ملکوتیہ کلّیہ
کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

النفس الہیہ ملکوتیہ قوۃ لا ہو تۃ جوہرۃ

بسطۃ حۃ بالذات اصلها العقل منہ بدئت وعتروعت

والیہ دلت فاشارت عودتھا الیہ اذ املت وشابعت
ومنها بدئت الموجودات والیہا تعود بالکمال فہی ذات اللہ
تعالیٰ العلیا وشجرة طوبی وسدرۃ المنتہی وجنة الماویٰ
من عرفہا لم یشق ومن جہلہا ضل وغوی

ملاحظہ فرمائیے

- (۱) شرح زیارت جامعۃ کبیرۃ جلد چہارم ص ۴۷ مطبوعہ ایران چاپ نو
 - (۲) الکتاب البین جلد دوم ص ۱۴۷ مطبوعہ ایران
 - (۳) طریق النجاة جلد سوم ص ۲ مطبوعہ ایران
 - (۴) فصل الخطاب ص ۱۵۴ مطبوعہ ایران
 - (۵) تفسیر صافی ص ۲۴۷/۱۸ مطبوعہ ایران چاپ قدیم تختی کلاہ
 - (۶) کلمات مکتوبہ ص ۸۳ مطبوعہ ممبئی بھارت
 - (۷) کتاب المشاعر ص ۹۰ مطبوعہ بیروت چاپ نو
- فرمایا نفس الہیہ ایک قوت لاہوتی اور جوہر بسیطہ حی بالذات یعنی مخلوق
من لاشئ ہے اصل اس کی عقل ہے اسی سے اس کی ابتداء ہے اور اسی
کی طرف دعوت دیتا ہے اسی کی طرف دلالت و اشارہ کرتا ہے اور
جب یہ کامل اور اس کے مشابہ ہو جاتا ہے تو اسی کی طرف عود کرتا ہے
کیونکہ تمام موجودات کی ابتداء عقل سے ہی ہے اور اسی کی طرف کمال حاصل
کر کے جملہ اشیاء عود کرتی ہیں پس یہ نفس الہیہ ملکوتیہ کلینیہ ذات اللہ تعالیٰ
العلیاء شجر طوبی وسدرۃ المنتہی اور جنة الماویٰ ہے جس نے اس کی معرفت

کر لی ہے وہ شقاوت سے بچ گیا اور جو سرنگوں نہ ہوا در نفس اللہ پر جبین نیاند
خم نہ کی اور جو اس سے جاہل رہا اس کی تمام کوششیں باطل ہو گئیں اور وہ
گمراہ ہو گیا

حضرت امیر المومنین سید الموحدين علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے نفس الہیہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ اس کی ابتداء عقل ہے اور یہ ذات اللہ علیا
ہے جس نے ان نفوس قدسیہ کو نفس اللہ اور ذات اللہ علیا مان لیا ان کی
معرفت کر لی وہ فائز المرام ہے اور جس نے ان کے ذات اللہ ہونے کا انکار
کیا وہ خائب و خاسر ہوا ہم صبح و شام یہی دُعا تو مانگ رہے ہیں کہ
اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسِي الْحَقِّ دُعَا

یا اللہ مجھے اپنے نفس یعنی نفس اللہ کی معرفت عطا فرما
پس جس خوش نصیب کی دُعا بارگاہ احدیت میں مستجاب ہو گئی نفس اللہ یعنی
ذات اللہ علیا کی معرفت ہو گئی تو وہ زبان قلندری میں بے تاب ہو کر کہتے ہیں ۔

من بغیر از علی ندانم علی اللہ از ازل گفتم

حیدری ام قلندر ام ہستم بندہ مرفعی علی ہستم

سرکار فرماتے ہیں

ولی اللہ منظر اللہ است

اسد اللہ است ید اللہ است

بے نظر ذات اللہ است

حجۃ اللہ است قدرت اللہ است

حیدری ام قلندر مہم ہستم

بندہ مرفعی علی ہستم

سرکار قائد اس لیکن شہباز قلندر اور حنا فدا نے نہ تو کو کیا نہ شرک بلکہ احادیث
معصومین علیہم السلام کی تشریح فرمائی کہ من بغیر از علی ندانتم، یعنی یہ مجھے
معرفت امیر المؤمنین کا خزانہ گراں بھال گیا ہے اَللّٰهُمَّ عَرَفْنِيْ نَفْسَكَ
کی دعا مستجاب ہو گئی ہے مجھے نفس اللہ ذات اللہ علی علیہ السلام کی
معرفت عطا ہوئی ہے میں ان کا بندہ (غلام) ہوں وہ مولا کی ہیں
وہ علی علیہ السلام اسد اللہ، بید اللہ، ولی اللہ مظہر اللہ حجتہ اللہ اور قدرت اللہ
ہیں وہیے نظر ذات اللہ است اسے قشری اور مقصر مولویوں امیر المؤمنین
کو لباس بشری میں دیکھ کر نوع انسانی میں شامل نہ کر و۔
دل کی آنکھ سے دیکھو علی علیہ السلام نوع انسانی کی فرد ہستی ہے
ذات اللہ ہیں۔ ۷

زچشم پر غبارِ خود تو پاک کن غبارِ صا

رجوع الی المقصود

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ نفس الہیہ کی اصل عقل ہے
جس سے اس کی ابتداء ہوتی اور جو علت موجودات ہے
یہاں عقل سے مراد عقل کل یعنی اول ما خلق اللہ العقل آنحضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس و اعلیٰ ہے منہ بدئت
وعنہ عت سے نور علی علیہ السلام اور نور محمدی کی وحدت انا و علی من نور واحد
کی طرف اشارہ ہے نیز کلنا واحد و انت احمد و آخرنا محمد و سلطانا محمد

وکلنا محمدًا۔ کلهم روحٌ واحد طینة واحدة خورٌ واحد کلهم
 عالموت قادرون مراد ہے۔ والیہ دلت و فاشارت سے مراد
 حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مصدق رسالت و شائد نبوت ہوتا ہے
 یہی عقل محلِ مشیت الہی ہے جس سے تکوین کائنات ہوتی ہے۔

صہبۃِ ادرۃ اللہ

سرکارِ صدر العلماء و المحدثین آیت اللہ فی العالمین الحاج محمد کرمانی
 محمد کریم کرمانی اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ

فان العقل علت الموجدات و سبھا و میدائھا
 و منشھا المحیط بها من جمیع جهاتھا و هو و کر مشیت اللہ
 و صہبۃ ادرۃ اللہ و مظهر اللہ الخ

ملاحظہ فرمائیے

کتاب مستطاب طریق النجاة جلد چہارم ص ۴۲ مطبوعہ انوار
 عقل جملہ موجودات کی علت اور ان کا سبب ہے اور موجودات
 کا مبداء منشأ ہے (مبداء الوجود و غایتہ) اور کائنات کی ہر شے
 کو محیط ہے (کل شیء احصی فی امامین فیہم صلاک سماک
 ارضک حتی ظہرات کلامی الا انت) اور وہ مشیت خداوندی کا
 آشیانہ اور محیط ادارہ ایزدی اور مظهر خدا ہے۔

مقصد دوم ارادہ خداوندی ان الامام وکرا لارادۃ اللہ

عن ابي عبد الله عليه السلام قال لو اذنت لنا ان
تعلم الناس ما لنا عند الله وضررتنا عنده لما احققت
فقل لنا في العلم فقال العلم اليرصن ذلك ان الامام
وكر لارادۃ الله عزوجل لا يشاء الا ما شاء الله
ملاحظہ فرمائیے

بحار الانوار جلد ۳۷ مطبوعہ ایران
الکتاب المبين جلد اول ص ۲۶۹ - مطبوعہ ایران
حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ارشاد فرمایا اگر ہمیں اجازت ہوتی کہ ہم لوگوں کو اپنا وہ بلند مرتبہ
اور حال بتا دیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے تو تم لوگ برداشت ہی
نہ کر سکتے جناب مفضل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مولا کیا آپ مرتبہ
علم کا ذکر فرما رہے ہیں؟ حضرت نے فرمایا نہیں اے مفضل رضی اللہ عنہ
علم تو اس سے آسان و سہل ہے بالتحقیق امام تو خداوند قدوس کے ارادہ کا

آشاندہ ہے وہ نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ۔

ولی امر اور مشیت خداوندی

سرکار سید العلماء والمحدثین علامہ الشیخ محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ
مقامہ نور اللہ مرقدہ نحن ولاتہ امر کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ایشانند محل مشیت خدا وہیہ امور یا مشیۃ است و ہرچیہ
از مشیت خدا صادر شود اول با ایشان میرسد و از ایشان
بسا یزید میرسد و ہر حکم اول یا ایشان میرسد و ان ایشان
بسا ترین میرسد انیت ولی امر و انیت معنای قولہ تحت
ولاۃ امر اللہ یوید ذالک قولہ وادارہ الرب فی مقدرات
امورہ تھیہ ایکم لیصدر من بیوتکم
ملاحظہ فرمایک :

طوال الانوار ص ۹ مطبوعہ تہران ایران

یہ ذوات مقدسہ مشیت خداوندی کے محل ہیں اور ہر شے مشیت
سے ہے جو چیز جو چیز مشیت سے صادر ہوتی ہے پہلے ان ذوات مطہرہ کے
پاس آتی پھر ان کی بارگاہ سے نافذ ہو کر تمام مخلوقات تک پہنچتی ہے اور ہر حکم پہلے
ان کے پاس آتا ہے پھر دیگر تک پہنچتا ہے اور یہی معنی ہے ولی امر
کا اور اس کی تائید و تشیید معصوم علیہ السلام کے اس قول سے بھی ہوتی

ادارہ خداوندی اپنے مقررات کے ساتھ تمہارے گھروں سے صادر ہوتا ہے۔

ادارہ خداوندی کا نفاذ

یہ ذوات مقدسہ عملِ مشیت انیدی ہیں اور خداوند عالم کا ارادہ ان کے قلوب نورانیہ مبارکہ پر وار ہوتا ہے اور پھر اس کا نفاذ ان کے ذریعہ ہوتا ہے زیارت آل یاسین میں وارد ہے۔

وَتَقْدِيرُهُ مَنَاجِئُ الْعَطَايَا بَلِّغُوا نَفَاذَهُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَانْتُمْ لَكُمْ السَّبَبُ

ملاحظہ فرمائیے عہدۃ الخرائر

بحار الانور جلد ۲۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ تہیانی

احقاق الحق منہ ۶ مطبوعہ کویت چاپ حق

فصل الخطاب ص ۹۷ مطبوعہ ابوالفتح

الجوہر محمد بن جعفر حمیری رضی اللہ عنہ

کی طرف صادر ہونے والی زیارت ناحیہ مقدسہ میں وارد ہے۔

مخلوقات کو عطا کئے جانے والے فیوضات و اضافات خداوند کریم

کی تقدیر سے ہوتے ہیں اور ان کا نفاذ آپ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے اور

ہر شے کے آپ ہی سبب و ذریعہ ہیں۔

حضرت شید الکونین امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت میں وارد ہے

ارادة الرب في مقادير امور تصبط اليكم وتصدر من بيوتكم
والصادر عنها فصل من احكام العباد

ملاحظہ فرمائیے

مفاتیح الجنات ص ۲۳۳ مطبوعہ بیروت لبنان

و خروج کافی جلد اول ص ۵۹۷ مطبوعہ لکھنؤ بھارت چاپ قدیم

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے مقدرہ امور کا
ارادہ آپ کی بارگاہ میں نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے کاشانہ اقدس
سے اس کا انفاذ ہوتا ہے۔ جیسے مخلوقات کے مشق الہی فیصلے آپ
صادر فرماتے ہیں یعنی ان امور مقدرہ الہی کا جبراء آپ فرماتے ہیں۔

اجراء ارادہ خداوندی

حضرت حجتہ اللہ فی العالمین امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت میں وارد ہے

و سلام عليك يا حافظه سر الله طه مضى حكم الله ومجري

ارادة الله وموضع مشية الله

ملاحظہ فرمائیے

الکتاب المبین جلد اول ص ۲۹۹ بحوالہ بحار مطبوعہ اہل بیت
سلام ہو آپ پر جو راز الہی کے محافظ اور حکم باری تعالیٰ کے امتضا کرنے
والے اور ارادہ خداوندی کا اجراء کرنے والے اور مشیت صمدی کے محل ہیں

امور تکوینہ و تشریحہ کا صدور

سرکار شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ فی العالمین الامام الراجل الشیخ
موسیٰ اسکوئی الحائری طاب ثراہ ارادۃ الرب فی مقایر امورہ کی تشریح
میں فرماتے ہیں:

یعنی ارادۃ اللہ سبحانہ فی جمیع مقایر امورہ نہی مطالیہ
وتطہر منہ ویصدر من بیتہ الصادر عما فصل من احکام
العباد التکوینیۃ والتشریحیۃ

ملاحظہ فرمائیے

احقاق الحق ص ۳۰ مطبوعہ کومیت چاپ نو

یعنی خداوند تعالیٰ کا جمیع مقدرہ امور کے متعلق ارادہ ان
ذوات قدسیہ کے ہاں نازل ہوتا ہے اور انہی سے ظاہر ہوتا ہے اور پھر
انہی نفوس نوریہ کے کاشانہ اقدس سے نافذ ہوتا ہے اور لوگوں کے
تکوین و تشریح کے متعلق فیصلے صادر ہوتے ہیں۔

سرکار سلطان المفسرین عارف نیردانی علامہ حسن فیض کاشانی قدس سرہ فرماتے ہیں

(زیارت مطلقہ کے فقرہ ارادہ الرب فی مقادیر امور کی تشریح)
 انتم الذین یعلمونہا ولا انتم تصدر من بیوتکم الی سائر الناکس
 فیہ اشارة ما ینزل الیہم فی لیلۃ المقدر من کل امر یکون فی السنۃ
 ملاحظہ فرمائیے

وافی جلد دوم ص ۵۵ مطبوعہ نجف اشرف قدیم چاپ
 یعنی اسے اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ وہ نفوس نور یہ ہیں کہ
 اللہ تعالیٰ کا ارادہ جو جیسے امورہ مقدرہ کے متعلق ہے اس کا علم پہلے صرف کوہی ہوتا
 ہے پھر آپ کے کاشانہ اقدس سے اس کا نفاذ و اجراء تمام انسانوں کے لئے
 ہوتا ہے یہ ان امور کی طرف اشارہ ہے جو لیلۃ القدر کو سال بھر کے لئے
 فیصل کئے جاتے ہیں وہ اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوتے ہیں اور
 یہ ذوات قدسیہ ان کا نفاذ و اجراء فرماتے ہیں۔

لیلۃ القدر اور ولی مطلق کی سلطنت ملکوتی کا ظہور

سرکار مجاہد اعظم قاطع المقصرین آیت اللہ العظمیٰ امام السید روح اللہ الموسوی
 الحینی اوام اللہ ظلہ العالی کا ارشاد حق بنیاد

بالجملہ کلیہ تغیرات و تبدلات و زیادتی آجال و تقدیر

ارزاق بدست ملائکہ موکلہ یافت واقع شود بنا برین ما
 نمی نداد کہ چوب لیلة المقدربیلہ توجہ تمام ولی کامل قلم
 سلطنت ملکوتیہ او است کہ بتوسط نفس شریف کہ امروز حضرت
 بقیتہ اللہ فی الارضین مولانا حجة بن العسکری ست تعیرات
 و تبدیلات در عالم طبع واقع است پس ہر یک از جزئیات طبیعت
 را خواہد توسعہ دہد و ہر یک را خواہد تضییق کند و این
 ارادہ ارادہ حق است و شعاع ارادہ انبیہ و تابع فرامین الہیہ است
 ملاحظہ فرمائید

ملاحظہ پروانہ در ملکوت جلد دوم ص ۲۲ مطبوعہ ایجات
 بالجملہ ہر قسم کا تغیر و تبدل اور طوالت عمر و تقدیر رزق ان
 ملائکہ کے ہاتھوں واقع ہوتی ہے جو ان امور کی انجام دہی پر موکل ہیں
 بنا برین کوئی مانع نہیں کہ چونکہ شب قدر ولی کامل (ولی الامر) کی پوری پوری
 توجہ اور ان کی سلطنت ملکوتیہ کے ظہور کی رات ہے اور ان کے نفس
 شریف کے توسط سے جو کہ ہمارے زمانہ میں ہمارے بارہویں امام حضرت
 بقیتہ اللہ فی الارضین مولانا حجة بن العسکری عجل اللہ مقالی فرجہ الشریف
 میں کائنات میں تبدیلیاں اور تغیرات واقع ہوتے ہیں پس جزئیات
 طبیعت (فطرات) میں سے جس آہستہ حرکت کو چاہتے ہیں نیز کرتے ہیں
 اور جس رزق کو چاہتے ہیں کٹا دہ کرتے ہیں اور جس رزق کو چاہتے ہیں
 تنگ کرتے ہیں اور ان کا یہ ارادہ اللہ ہی کا ارادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے

ادارہ ازلیہ کی شمع اور فرامین الہیہ کے تابع ہے۔

بیلۃ القدر اور نزول ملائکہ

حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرماتے تھے کہ جب کبھی بھی شیخین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آنحضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ مبارکہ القدر کی حزن و ملال اور گریہ و بکا کے ساتھ قراءت فرماتے تو وہ کہتے یا رسول اللہ اس سورت سے آپ کو، آپ کو اس قدر رقت طاری ہوتی ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو میں نے دیکھا اور سنا ہے اور جو کچھ میرے بعد یہ علی علیہ السلام دیکھیں گے اس سے یہ حزن و ملال پیدا ہوتا ہے تو وہ آنحضرت سے پوچھتے آپ نے کیا دیکھا ہے اور آپ کے بعد حضرت علی علیہ السلام کیا دیکھیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر یہ آیت سمجھتے تفتل الملائکہ والروح فیہا جاذب رہم من کل امر یحیر ارشاد فرماتے اب بناؤ قول باری تعالیٰ ”مَنْ کُلَّ اَمْرٍ“ کے بعد کیا کچھ باقی رہ گیا؟ تو وہ کہتے واقعی کچھ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں هل تعلمات من المنزل الیہ یذللک؟ کیا تم جانتے ہو یہ روح اور ملائکہ کس کے پاس آتے ہیں؟ تو شیخین عرض کرتے ہیں آپ کے پاس آتے ہیں تو پھر حضرت فرماتے ہیں هل

خلوف لیلة المقدر مت بعدی؟

بتاؤ کیا میرے بعد بھی شب قدر رہے گی؟ اور نزول ملائکہ و روح ہوتا رہے گا؟ تو وہ کہتے ہاں تو آنحضرت فرماتے خَلْفَیْ نَبِیِّکَ ذَٰلِکَ الْأَمْرُ فِیْهَا خَوْفٌ مِّنْ کُلِّ أَمْرٍ کَانَ نَزُولٌ بِمِثْلِ هَؤُلَاءِ؟ تو وہ کہتے بے شک نزول امر ہوگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں بتاؤ کس پر نزول وحی و امر ہوگا؟ تو شیخین کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کس پر ہوگا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ میرا سراپا اپنی آغوش مبارک میں لے کر فرماتے اگر تم نہیں جانتے تو اب جان لو کہ میرے بعد منزل ملائکہ یہ علی علیہ السلام ہیں ان پر ہر شب قدر فرشتے اور روح اور ہر امر کے ساتھ نازل ہوا کریں گے تو اس کے بعد وہ دونوں بزرگوار شدت رعب سے جو اس شب میں ان پر طاری ہوتا پہچان جاتے کہ یہی شب ہے اور یہی وقت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

اصول الکافی جلد اول ص ۴۹ مطبوعہ تہذیبی ایوان

امور تعبیری تکلیفی اور امور تدبیری کا بیان

جو امور شب میں نازل ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں اولاً امور تکلیفی
یعنی امور شرعی ثانیاً امور تدبیری یعنی امور تکنونی
اولاً

امور تعبیدی تکلیفی یا امور تشرعی

امور تشرعیہ کا اصل نزول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی ذات اقدس علی پر ختم ہو گیا اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں نہ تو کوئی نیا نبی آئے گا نہ ظلی نہ بروزی، اور نہ کوئی نیا امر شرعی و تکلیفی آئے گا اس لئے کہ نبوت ختم ہے مَا كَآتَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ قَدْ تَجَالَكُمُ وَلَكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ الاحزاب آیت ۵۷ نہ نئی نبوت آئی ہے نہ نئی شریعت اس میں نزولے تفصیل سے مراد صرف ان کی تفسیر و تشریح ہے کہ آنحضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے کر مہدی علیہ السلام تک بارہ معصوم اور منصوب من اللہ امام وارث کتاب مفسر قرآن ترجمان وحی اور مبین شرح محمدی ہیں وہ ان امور تشرعیہ کا اجراء فرماتے ہیں جن کے اجراء کا حکم موقت ہو۔ مگر اس کا اجراء اپنی طرف سے نہیں فرماتے بلکہ

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ

الانبیاء آیت ۲۶

وہ خداوند تعالیٰ کے مکرم و محترم بندے ہوتے ہیں جو کسی بات میں بھی اس پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

ثانیاً

امور تدبیری یا امور تکنونیہ

امور تکنونیہ مثلاً خلق رزق موت حیات شفا وغیرہ سے متعلق

ارادہ خداوندی ولی الامر کے قلب مبارک پر وارد ہوتا ہے جو کہ مشیت انہی کا عمل اور ارادہ خداوندی کا آئینہ ہے ہم باب اول میں ذکر کر چکے ہیں کہ قلوب اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام محل مشیت انہی ہیں اور ان الامام وکملارادۃ امام ارادہ خداوندی کا آئینہ ہے لہذا خلق رزق موت حیات جملہ امور تکونہ و تشرعہ کے متعلق ارادہ خداوندی ولی الامر کے قلب مبارک پر وارد ہوتا ہے اور پھر وہ ان ملائکہ کی ڈیوٹیاں لگاتا ہے جو خلق رزق حیات موت شفا اجل وغیرہ پر موکل ہیں شب قدر جو فرشتے نازل ہوتے ہیں وہ تدبیر امور کائنات کے متعلق اپنی ڈیوٹیاں اور احکام معلوم کرنے کیلئے ولی الامر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور سالانہ سلامی ولی امر کے حضور پیش کرتے ہیں جملہ ملائکہ ارضیہ و سماویہ، علویہ و سفلیہ، قدسیہ و جسمانیہ حیوانیہ و روحانیہ تمام درجات امور ولی مطلق علیہ السلام کے خدمت گار و کار گزار ہیں اور درجات امور سے کوئی فرشتہ عالم تدبیر و تصرف میں ولی الامر کے اون وحکم کے بغیر حرکت تک نہیں کر سکتا۔

ولی الامر اور مدبرات الامور

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى السَّمٰوٰتِ اِلٰى الْاَرْضِ سُوْرۃ مبارکہ المجیدہ آیت ۵
وہی قادر مطلق زمین و آسمان کا مدبر ہے اور جملہ امور ارضی و سماوی کی تدبیر کرتا ہے

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

خَالِدٌ تَبَرَّتْ أَمْثَرُ سورۃ مبارکہ التَّوْبَةِ آیت ۵

اور قسم ہے اُن نفوسِ ملکیہ کی جو اس کی طرف سے مدبرات امور ہیں
کوئی کارِ خلق انجام دینے پر مقرر ہے کوئی قبضِ ارواح و اموات پر کوئی رزق
تقسیم کرتا ہے تو کوئی تربیتِ خلق پر موکل ہے قادرِ مطلق نے جملہ امور کو
موافقِ تقدیر و قضاء کارکنانِ قدر و قضاء جنہیں ان امور کی انجام دہی کے لئے
خلق فرمایا ہے خلق ہو یا رزق موت ہو یا حیات شفا ہو یا حفظ اشخاص
ذره ذرہ پر ایک ایک مدبر الامر فرشتہ مقرر و متعین فرمایا ہے وکلا یحکم
جنود ربک اکاھو

یہ تمام مدبرات امور جو تدبیر کائنات کرتے ہیں اس کے متعلق احکام
بارگاہِ ایزدی سے خود نہیں لیتے اور نہ ہی حصرِ کبریائی تک ان کی پہنچ ہے
پس خالق و مخلوق کے درمیان سبب الاسباب علت العلل حجاب اللہ الاعظم
حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام میں جو باب المراد، قبلۃ العباد
اور کعبۃ الوفا ہیں یہ نفوسِ نور یہ اصل عالم مرکز انوار روح الارواح نور الانبیا
نفس النفوس مؤثر کائنات اور قطب الدائرات ہیں یعنی دائرہ امکان کے مرکز
یہی انوارِ الٰہی ہیں اور عالم امکان ان کے نور کی شعاعوں سے منور ہے
یہ ذواتِ قدسیہ دستِ باری یعنی بدعالمہ الٰہی ہیں جملہ عوالم میں فیوضات
خداوندی و رحمتِ ایزدی احکاماتِ صمدی انہی کے دستِ مبارک سے
پہنچے رہے ہیں۔

تذہیر کائنات

حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام زیارت مطلقہ میں ارشاد فرماتے ہیں

بکم فتح اللہ و بکم یختم اللہ و بکم یحویشاء و تنبت الارض
اشجارها و بکم تخرج الارض ثمارها و بکم تنزل السماء قطرها
ورزقها و بکم یکشف اللہ الکرب و بکم ینزل اللہ الخیث
زیارت مطلقہ حسینہ مفاتیح الجنان ص ۲۳ مطبوعہ عربیہ
اے محمد و آل محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے عالم ایجاد کی ابتداء و افتتاح آپ
سے کی اور آپ پر ہی اختتام ہوگا مشیت خداوندی کے مطابق آپ ہی
محو و اثبات فرماتے ہیں آپ کے ذریعے اشجار اُگتے ہیں اور آپ کے
ذریعے ہی ثمر بار ہوتے ہیں آپ کے ذریعے آسمان سے بارانِ رحمت اور
ارزاقِ مخلوقات نازل ہوتے ہیں اور آپ ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ تکالیف
کو رفع فرماتا ہے اور آپ کے ذریعے بارش برستی ہے۔

ان فقرات میں محبت اللہ علیہ السلام کے یہ اعمال الہی و علت
فاصلی کائنات ہونے کا ذکر ہے زیارت میں واردہ لفظ - بکم، بکم، بکم
او بکم کی تشریح حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کی
اس حدیث مبارک سے ہوتی ہے۔

خلق اللہ المشیة بنفسها ثم خلق الاشياء بالمشیة

ملاحظہ فرمائیے

اصول الکافی جلد اول ص ۲ مطبوعہ تہران ایران
خداوند عالم نے مہشت کو لاشے سے خلق فرمایا اور جمیع مخلوقات مہشت
کے ذریعہ وجود میں آئی ہیں جس کی تائید و تشہید حضرت حجت بن العسکری
عجل اللہ تعالیٰ فرحبہ الشریف کے فرمان واجب الاذعان سے ہوتی ہے
نحن من ابداع ربنا والخلق بعد صنایعنا

ملاحظہ فرمائیے

الاحتجاج طبرسی جلد دوم ص ۲۷۸ مطبوعہ نجف اشرف
مطبعہ انعام المصراط المستقیم الی مستحق التقدیم جلد دوم ص ۲۳۵
مطبوعہ نجف اشرف مطبعہ المجیدی

ہم اول مصنوع الہی ہیں اور بعد میں عالم خلق ہماری صنعت ہے۔
حضرت ولی عصر مدبر الامر عجل اللہ تعالیٰ فرحبہ الشریف کے اس فرمان
واجب الاذعان سے بعبارة النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام
اول خلق ہیں جنہیں خدا نے بنفسہا یعنی لاشے سے خلق فرمایا ہے اور پھر ان ذوات
قدسیہ نے باذن اللہ تمام مخلوقات کو خلق فرمایا اللہ تعالیٰ صرف ان کا خالق
ہے اور یہ تمام مخلوقات کو خلق فرمایا اللہ تعالیٰ صرف ان کا خالق ہے
اور یہ تمام مخلوقات ارض و سماوی کے خالق ہیں اللہ تعالیٰ ان کا رب اور
بہ موجودات عالم کے مربی ہیں۔

اس لئے فرماتے ہیں انا المول والعابد و انا المعبود

انا الساجد وانا السجود انا الشاهد وانا الشهود انا الرب
وانا المولوب

حضرت شمس الدین تبریزی طاب ثراه فرماتے ہیں
تا صورت پیوند جہاں بود علی بود تا نقش زمین بود زمان بود علی بود
ہم اول ہم آخر ہم ظاہر و باطن ہم عابد و ہم معبود علی بود
ہم صابر و ہم صادق و ہم قانت و متفق ہم حامی و ہم شاہد و شہود علی بود
این کفر نہ باشد سخن کفر نہ انیسیت
تا ہست علی باشد و تا بود علی بود

حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان

ہم رب ہیں عرش و کرسی کے ہم رب ہیں آسمان و زمین کے ہم رب ہیں
انبیاء اور ملائکہ مقربین کے ہم رب ہیں لوح و قلم کے اور ہم رب ہیں جنات و
جوارحین کے ہم رب ہیں شمس و قمر، کواکب اور حجابہائے قدس و جلال و سراق
عظمت و کمال کے ونحن ارباب ذالک الاسباب و ان الٰہی ہو
رب الارباب ہم ہی ان سب چیزوں کے رب ہیں اور خداوند کریم رب الارباب
ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

جلا الیعون جلد دوم ص ۲۲ مقدمہ از علامہ

کوثر بریلوی مطبوعہ لاہور

رجوع الی المطلوب

جانتا جا چہیہ کہ حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام قدرت خداوندی
میشیت ایزدی اور ید عالمہ اللہ میں لہذا جمیع موجودات ارضیہ و سماویہ کی خلقت
انہی کے ذریعہ ہوئی اور یہی اس کی تدبیر کرنے والے ہیں ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان حق بنیان

خطہ طارقہ میں صفات امام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا
مبدأ الموجود وغائیة وقدرة الرب ومشیة
ملاحظہ فرمائیے

بحار الانوار جلد ۷ ص ۳۷ مطبوعہ تبیئہ ایران

تفسیر برجات جلد ۳ ص ۲۶۹ مطبوعہ قم المقدسہ ایران

صفیۃ الابرار جلد اول ص ۱۵۹ مطبوعہ کومیت چاپ تو

مشارق انوار الیقین ص ۱۱ مطبوعہ بیروت لبنان

کہ ائمہ اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام مبدأ موجودات اور علت غائی
لأشیاء اور قدرت اللہ و مشیت اللہ ہیں

اسی مشیت اللہ کا ذکر حضرت کثاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا خلق اللہ المشیۃ بنفسہا کہ مشیت اللہ یعنی حضرات
محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خلقت لاشے سے ہوئی خلق الاشیاء

بالمشیتہ اور جمیع مخلوقات کی خلقت ان کے ذریعہ ان کے ہاتھ سے ہوئی
اس لئے فرمایا زیارت مطلقہ ہیں بکرم فتحہ اللہ و بکرم یختم اللہ الخ یہی
فقراتِ امام علی نقی علیہ السلام کی فرمود زیارت جامعہ کبیرہ میں ہیں علماء عارفین
نے ان فقرات کی علمی و تحقیقی شرح فرمائی ہیں ہم صرف ایک عالم و محقق
کا بیان درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سرکارِ حجتہ الاسلام آیت اللہ الحاج شیخ محمد تاراللطھی یاسینی

طاب ثراہ فرماتے ہیں

حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اول مخلوقات ہیں
اور قاعدہ عقلیہ امکان اشرف کی رو سے اور اول نقلیہ و احادیث
ائمہ سے یہ ثابت ہے کہ اول مخلوقات اشرف ممکنات ہیں لہذا خدا نے تمام
فیوضات و خیرات کا باب انہی کے ذریعہ کھولا ہے اور جمیع فیوضات و
کایہ ذریعہ ہیں

ملاحظہ فرمائیں

ملخصاً سنیل الفلاح ص ۱۸۷ مطبوعہ قم المقدسہ ایوان

قاعدہ امکان اشرف

علماء متاخرین و حکماء متکلمین نے ایک قاعدہ عقلیہ ثابت کیا ہے
جسے قاعدہ امکان اشرف کہتے ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ خداوند عالم کی طرف سے

اجراء پانے والے احکامات کے لئے لازم ہے کہ وہ پہلے اشرف مخلوق کو دیئے جائیں اور پھر اس کے ذریعے پست طبقہ کی مخلوقات تک پہنچیں قاعدہ امکان اشرف اور وجوب اشرف کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے رئیس الحکماء امام صدر الدین شیرازی علی اللہ نقانہ کی کتاب مستطاب ”الاسفار“ کی طرف رجوع فرمائیں۔ قاعدہ امکان اشرف کے مطابق حضرت اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام اول المخلوقات افضل الموجودات و اشرف المخلوقات ہیں ان کے قلوب مبارکہ ارادہ خداوندی کے ظرف اور مشیت ایزدی کے محل ہیں الامام و کمر لار و نہ امام ارادہ خداوندی کا اُشیانہ ہے ارادہ الرب فی مقادیر امورہ تصبط الیکم و تصدرون بیکم خداوند عالم کا ارادہ اپنے مقدرہ امور میں ان پر دار د ہوتا ہے اور پھر یہ اس کا انکار کرتا ہے۔

امر الہی کا صدور

حضرت ثامن الاولیاء امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت میں وارو

السلام علیک یا م صدر الامر اللہ

ملاحظہ فرمائیے

وادی اسلام ص ۱۲۳ مطبوعہ ایڈیٹ

سلام ہو آپ پر اے امر الہی کے صادر کرنے والے امر الہی

کو یہی ذوات قدسہ صادر فرماتے ہیں جیسا کہ زیارت آل لئین میں وارد ہے

ومن تقدیرہ مناہج العطا یا ویکم انفاذہ وما من شیء والا
وانتم لم السبب ر عمدۃ الزائر مخلوقات کو عطا کئے جانے والے
فیوض اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں اور ان کا انفاذ آپ ہی کے
ذریعہ ہوتا ہے اور ہر شے کے آپ ہی سبب و باعث ہیں اور اپنی نفوس
نورانیہ قدسیہ کے دست اقدس سے جمیع امور تکوینیہ و تشرعیہ کا اجراء
ہوتا ہے اس لئے کہ یہ انوار قدسیہ محل مشیت ایزدی ہیں اور اپنی سے
ارادہ خداوندی کا انفاذ ہوتا ہے لہذا تدبیر کائنات کے متعلق ارادہ خداوندی
کا انفاذ یہ خود فرماتے ہیں اور فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر فرماتے ہیں ۔
اولاً

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں

انا منزل الملائکۃ مازلھا

ملاحظہ فرمائیے

الکتاب الہیت جلد اول ص ۳۳۴ مطبوعہ کرمات ایران
مشارق انوار الیقین ص ۱۶۴ مطبوعہ بیروت لبنان
میں ہیں ملائکہ ر مدبرات الامور کی ڈیوٹیاں مقرر کرنے والا ہوں ۔

ثانیاً

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد
والذی رفع السماء بغیبی عدد لوان احدہم دامن ینزل من

من مكانه يحد نفس واحد لما زال حتى اذنت له وكذلك
يصير حال ولد في الحسب وبعده الحسب وتسعة من
ولد الحسب تا سعم تا سعم

صلا خطه فرمات
تفسير ابرمات جلد دوم
صفحة الابوار جلد دوم
الكتاب المبين جلد اول
مجلد اول بحوالہ نفس الرضات نوری مطبوعہ ایران

حدیث الشیخ جلد دوم مطبوعہ ایران چاپ نو
المختصر مطبوعہ ایران بیج الاسرار جلد اول مطبوعہ کراچی
خدا کی قسم جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند فرمایا کوئی فرشتہ بھی
سانس لینے کی دیر میں بھی میری اجازت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا اگر ایسا
کرے تو خداوند عالم اپنے غضب سے اسے جلا کر راکھ کر دے اور یہی ولایت
میرے بعد میرے فرزند امام حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام میں ہے اور ان کے
بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے نواسیوں تا قائم آل محمد علیہ السلام
تک ہے۔

فالشأ

سرکار شیخ الاسلام علامہ میرزا حسین نوری اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں
الملک کا يتحرک الا باخافه علیہ السلام

ملاحظہ فرمائیں

نفس الوحده من مطبوعہ تبونیا بیروت
کوئی فرشتہ امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر حرکت تک نہیں کرتا

والجاء

سرکار شیداء العلماء والمحدثین علامہ السید اسماعیل بن احمد نوری طبرسی

اعلیٰ الشہ مقلدہ فرماتے ہیں۔

صحیح علی عمل نمینا بند و حرکتی نمی نمایند و تصرفی نمیکند مگر باذن ایشان
ملاحظہ فرمائیں۔

کفایت الموحدين في عقائد الدين جلد اول ص ۲۷۹ مطبوعہ بیروت
خامساً

سرکار آیت اللہ العظمیٰ الامام السید روح اللہ الموسویٰ الخنئی ظلہ العالی فرماتے ہیں

ان الملائكة لخدامنا وخدام محبتنا شاهد علی ما ذکرنا
من ان العالم بجمیع اجزائہ وجزئیاتہ من المقوی
العلامہ والعالمۃ للولی الكامل نبض الملائکۃ من قواہ العلامۃ

ترجمہ کوئی فرشتہ بھی اس وقت تک حرکت نہیں کرتا کوئی عمل نہیں کرتا عالم تکوین
میں تصرف نہیں جب تک الطبیعت علیہم السلام اس کو اذن و حکم نہیں دیتے۔

كجبرئیل ومن فی طبقة وبعضهم من العماة كعزرائیل و
من فی درجته و كالملائكة السماوية والارضية المدبرة و
خدمة الملائكة لمحبيهم ایضاً ينصرفون علیہ السلام كخدمة
بعض الاجزاء الانسانية بعض بتصرف النفس

ملاحظہ فرمائیے

مصباح المہدایت ص ۱۷۷ مطبوعہ ایران

بہ تحقیق ملائکہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے محبوں کے
خادم ہیں کائنات عالم کی تمام قوتیں بمع اجزاء و جزئیات علمی و عملی دلی کامل کے
اختیار میں ہیں بعض فرشتے ان نفوس نوریہ کے قوائے علمی ہیں جیسے جبرائیل و غیر
اور بعض فرشتے قوائے علمی جیسے عزرائیل اور ملائکہ سماویہ و ارضیہ جو کہ
مدبر عالم ہیں۔ سب ان ذوات قدسہ کے کار گزار ہیں۔

کوئی فرشتہ حرکت تک نہیں کرتا جب حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام
اسے اجازت نہ دیں تمام مدبرات الامور ان نفوس نوریہ کے ماتحت اور
ان کے امر و اذن کے پابند ہیں عرض ہو۔ آندھی نسرول باران رحمت خلق
رزق حیات موت نزول رحمت و عذاب وغیرہ جملہ امور تدبیر کائنات
حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اذن و امر سے سرانجام پاتے ہیں اور
یہ انوار قدسیہ متصرف علی الاطلاق اور قائم مقام الہی ہیں۔

تقدیر فعلی

حضرت کشف المحجّات امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں
ارض وسماء میں کوئی چیز سات خصلتوں کے بغیر نہیں ہو سکتی اول مشیت
دوم ارادہ سوم قدرت چہارم قضاء پنجم اذن ششم کتاب اور ہفتم اجل اور
جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ان سات میں سے کسی ایک کو توڑے گا تو اس نے
کفر کیا ملاحظہ فرمائیے

اصول الکافی جلد اول ص ۲۷۷ مطبوعہ ابرار

ہر وہ چیز جو عالم وجود میں آتی ہے پہلے علم باری میں ہوتی ہے پھر
مقام مشیت خداوندی میں بعد از مقام ارادہ الہی میں پھر تقدیر علمی میں اس کے
بعد قضا علمی میں بعد از ان قضا فعلی جاری ہوتی ہے اور تقدیر فعلی حضرات محمد
وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام جو خلیفۃ اللہ ہیں ان کے ذریعے عالم وجود میں صورت
پذیر ہوتی ہے اس کی تصریح حضرات اہلبیت علیہم والسلام نے اپنے فرامین
میں کر دی ہے۔

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں

انا الخاب الذی یؤب الی کل شیء بعد القضاء

ملاحظہ فرمائیے

حق الیقین ص ۳۳۹ مطبوعہ ایراد

میں وہ مرجع و مآب امور تدبیر عالم ہوں کہ قضاء الہی جاری ہونے کے بعد ہر امر میری طرف رجوع کرتا ہے اور پھر ہمارے ہی ذریعہ سے اس کا اجر ہوتا ہے۔

چونکہ امور تکنیکیہ و تشرعیہ ان سے جاری ہوتے ہیں اس لئے یہ فرماتے ہیں۔

انا فطرت العالمین

میں نے جملہ عوالم کو پیدا کیا

انا داحی الارضیت و عالم بالاقالیم

میں نے زمینوں کو بچھایا اور تمام حکومتوں کے حالات سے ہیں خبردار ہوں

انا الذی بعثت النبیین والمرسلین

میں نے انبیاء و مرسلین کو مبعوث کیا

انا فتاح اللسیاب

میں اسباب پیدا کرنے والا ہوں

انا منشی السحاب

میں بادلوں کا برسانے والا ہوں

انا مودق الاشجار

میں نے درختوں کو پتے دیئے ہیں میں نے اشجار کو سرسبز کیا

انا مفعرو العیون انا مطرو الانهار

میں نے چشمے نکاسے اور نہروں اور ندیوں کو میں نے جاری کیا۔

انا بکل شئی عظیم

مجھے ہر چیز کی حقیقت کا علم ہے

انا اچھی و اُمیت انا اخلق و ارزق

میں زندہ کرتا ہوں میں موت دیتا ہوں میں پیدا کرتا ہوں میں رزق

دیتا ہوں۔ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبۃ البیان اور خطبۃ الافتخار

اور اس قسم کے دیگر خطبات میں جو اپنے مقامات معنویہ کے متعلق ارشاد

فرمایا یہ اس لئے کہ یہ نفوس قدسیہ مشیتِ ایزدی کے محل اور ارادہ خداوندی

کے نافذ کرتے واسطے ہیں اور والیانِ امر ہیں اور اسی کے ہی معنی ہیں کہ تمام

امورِ عالم تدبیر و تدوین ہر امر انہی کے کاشانہ اقدس سے جاری ہوتا ہے یہ

نفوس نورانیہ مدبر السموت والارض کے قائم مقام ہیں اور خلافتِ کلیۃ الہیہ

کے عہدے پر فائز ہیں۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِي مَن يَّشَاءُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

و بھیجیں چند کلمہ ہم در شرحِ ایتِ مبارکہ اتتصد میکنم

و رسالہ را بہمیت جا ختم میکنم حامداً مصلیاً مستغفراً راجیاً

اعفوریہ تمام شد بدست مولفش۔

بندہ حقیقہ السید محمد ابوالحسن بن السید نذیر حسین بن السید نور شاہ الموسوی المشہدی

در دار الشریعت چکوال در شب جمعہ المبارکہ

بسیبت و شش ذیقعد ۱۲۰۴ھ

قرآن مجید فرقان مجید	۱۷	الحکومت الاسلامیہ	۱۷
تفسیر مرآۃ الانوار	۱	ولایت فقیہ	۱۸
تفسیر برہان	۲	مصباح الہدایت	۱۹
تفسیر صافی	۳	پرواز در ملکوت	۲۰
بحار الانوار	۴	مواظع حسنہ	۲۱
اصول کافی	۵	نہج الاسرار	۲۲
فروع کافی	۶	لواعظ المحسنہ	۲۳
الکتاب المبین	۷	مفاتیح الجنان	۲۴
فصل الخطاب	۸	وادی اسلام	۲۵
شرح زیارت جامعہ کبیرہ	۹	کلمات مکنونہ	۲۶
نصرۃ المومنین	۱۰	بحر المعارف	۲۷
کفایۃ الموحدين	۱۱	المشاعر	۲۸
الانوار النعمانیہ	۱۲	طریق النجاة	۲۹
شرح حدیث معرفت بالنورانیہ	۱۳	احقاق الحق	۳۰
طوالح الانوار	۱۴	وافی شریف	۳۱
صحیفۃ الابرار	۱۵	احتجاج طبرسی	۳۲
مشارق انوار الیقین	۱۶	الصراط المستقیم	۳۳

جلاء العيون	٣٢
سبيل الفلاح	٣٥
حدائق الشيعه	٣٦
نفس الرمان	٣٤
حق اليقين	٢٨
المنظر	٣٩
عمدة الدائر	٢٠

